سوال

(231) مسجد کے ساتھ تکیہ کے لیے وقف زمین کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مسجد کے اردگرد دور دور تک سفید زمین پڑی ہے جو کہ تا حال مسجد مذکور کے استعمال میں نہیں آئی ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ زمین تعمیر مسجد کے وقت تمام شرکاء نے برائے تعمیر تکیہ چھوڑی تھی ۔ لہٰذا آج تک تکیہ تعمیر نہ ہوا۔ اب ایک شریک جو مسجد کی پشت پر آباد ہے وہ بوجہ قلت جگہ کے اس متروکہ زمین سے کچھ زمین اپنے حصے سے کم اپنے استعمال میں بصورت مکان لا سکتا ہے یا نہیں ۔ اور اپنے فائدہ کے علاوہ یہ بھی منشا ہے کہ مستورات یہاں پر مسجد کے پہلو میں نماز تراویح وجمعہ وغیرہ پڑھ سکیں لیکن شرکاء میں سے دو آدمی کہتے ہیں کہ اس اراضی میں سے اپنے استعمال میں نہیں لا سکتے ۔ کیونکہ یہ اراضی بغرض افادہ مسجد چھوڑی گئی ہے جو شخص منع کرتا ہے وہ اس کا مخالف ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جو زمین تکیہ کے لیے وقف کی گئی ہے وہ وقف نہیں ہوئی کیونکہ تکیہ محض حقہ نوشی کے لیے تعمیر کیا جاتا ہے جو شرعاً حرام ہے ۔ عموماً اس علاقہ میں لوگوں کا یہی رواج ہے کہ مسجد کے ساتھ حقہ نوشی کے لیے تکیہ بناتے ہیں ۔ جب زمین وقف نہ ہوئی تو اب اختیار ہے جس مطلب کے لیے استعمال کرنی ہو کر لیں خواہ اپنے استعمال میں لائیں یا مستورات کے لیے جگہ بنا دیں یا مسجد کے کسی دوسرے کام میں آجائے ۔ ہاں اگر تکیہ سے مراد مسافر خانہ یا حجرہ ہو جہاں آئے گئے مسافر ٹھہریں ۔ حقہ نوشی مقصود نہ ہو تو پھر یہ وقف صحیح ہے ۔ اب یہ کسی کی ملکیت نہیں بن سکتی ۔ مستورات کے لیے جگہ بنا دی جائے یا مسافر خانہ یا مدرسہ تعمیر کر دیا جائے یا مسجد کے کسی کام میں استعمال کر لی جائے بہر صورت وقف کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے ۔ ذاتی طور پر اس سے کسی کا کوئی تعلق نہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص324

محدث فتویٰ